Ataunnabi.com

المصباح الجدید

معروف بہ

عقائدِ علمائے دیوبند

حافظِ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری

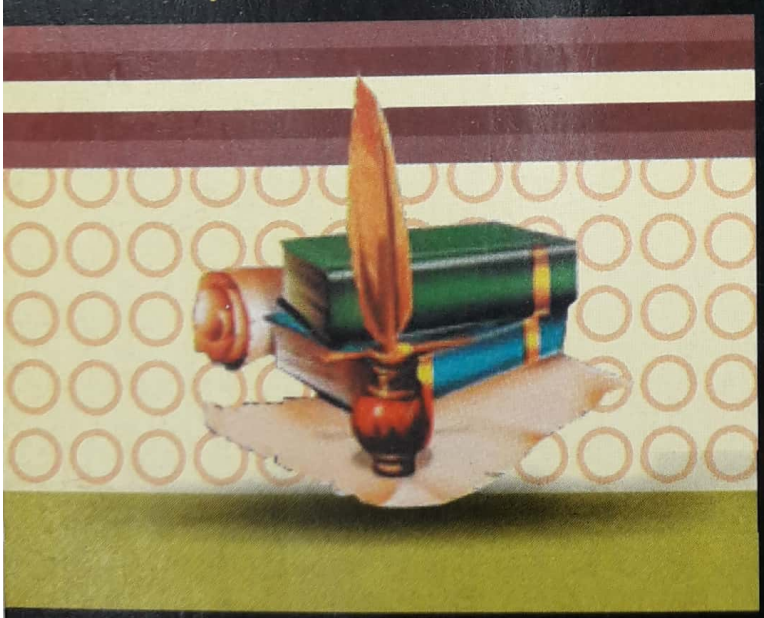

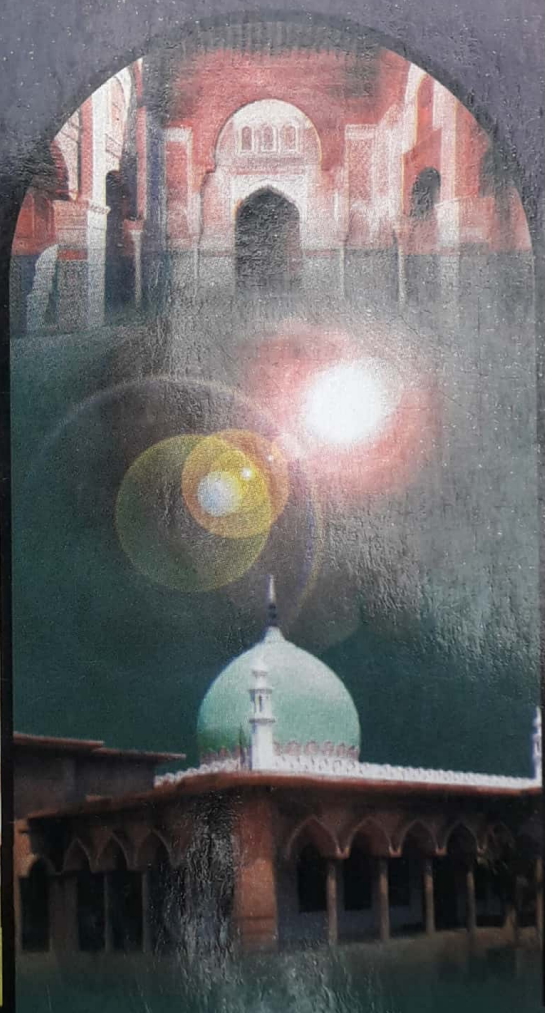

رضوی کتاب گھر دہلی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تجلیات رضا

قادری رضوی مدرسہ
بھانکھیڑہ قبرستان روڈ، مومن پورہ، ناگپور

رضا اکیڈمی

نزد قبرستان گیٹ مومن پورہ، ناگپور

حضور امین شریعت الشاہ محمد سبطین رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء یہ
کتاب ہدیتہً کم قیمت میں تقسیم کی جارہی ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

رسالہ جلیلہ نافعہ جس میں علمائے دیوبند کے مذہب وعقیدہ کے متعلق تیس سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالے سے درج ہیں

المصباح الجدید

معروف بہ

عقائدِ علمائے دیوبند

از

حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری

بانی وسابق شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ اہل سنت مصباح العلوم مبارک پور، اعظم گڑھ

(متوفی ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

ناشر

رضوی کتاب گھر رجسٹرڈ

۴۲۳، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶ فون: 011-23264524

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : المصباح الجدید (عقائد علماے دیوبند)

تصنیف : حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری

تصحیح : محمد ظفر الدین برکاتی

کمپوزر : کامل احمد نعیمی

مطبع : رضا آفسیٹ پریس دہلی

ناشر : رضوی کتاب گھر دہلی۔٦

سنہ اشاعت : ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ

صفحات : 32

تعداد : گیارہ سو

قیمت :

کتاب ملنے کے پتے

- رضوی کتاب گھر 423 اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔٦
- مکتبہ امام اعظم 425 اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔٦
- سنی مدینہ مسجد، تیلی گلی، اندھیری ایسٹ، ممبئی۔٦٩ موبائیل: 9867862228
- نیو سلور بک ایجنسی، بھنڈی بازار ممبئی۔٣ ● اقرار بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی۔٣
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف
- عرشی کتاب گھر، پتھر گٹی حیدرآباد ● دکن ٹریڈرس مغل پورہ حیدرآباد
- قادری کتاب گھر، نومحلہ مسجد، بریلی شریف ● فیاض الحسن بک سیلر، نئی سڑک کانپور
- احمد جمال بک سیلر، نخاس چوک گورکھپور ● رضوی کتاب گھر، غیبی نگر بھیونڈی
- نیو رضوی کتاب گھر، نزد امجدیہ اسکول غیبی پیر روڈ بھیونڈی
- حارث بک ڈپو، چوراہا بدھ بازار مرادآباد، ● رضوی بک ڈپو مرزا غالب روڈ، الہ آباد
- کمال بک ڈپو، قصبہ گھوسی، ضلع مئو (یوپی) ● منصور علی بک سیلر نیز درگاہ بہرائچ شریف

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بغور پڑھیں

اس مختصر رسالے کو اول سے آخر تک ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں۔ تعصب اور طرف داری اور شخصیت پرستی کو علاحدہ رکھیں۔ ایمان داری اور حق پرستی کو کام میں لائیں اور اپنے ایمان وانصاف سے فیصلہ کریں۔

انشاء اللہ تعالیٰ قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہو جائے گا۔

مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاج دار، حبیبِ کردگار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے تو ضرور اُن کا ضمیر ہی بتادے گا کہ علمائے دیوبند اپنے ان اقوال کی بنیاد پر اسلامی نقطۂ نظر سے کون ہیں اور کس حکم میں داخل ہیں؟

وَاللہ الھادی اِلیٰ سَبِیْلِ الرَّشَادِ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ۔

نوٹ

رسالہ ہذا میں تمام سوالوں کا جواب دیوبندی مذہب کی نمائندہ کتابوں کے مطابق دیا گیا ہے، ہر جواب کا حوالہ علمائے دیوبند کی کتابوں سے درج کیا ہے، اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا ہے، البتہ فائدہ اور تنبیہ کے طور پر کہیں کہیں انھیں کے قول کی وضاحت کردی گئی ہے۔ حوالہ میں علمائے دیوبند کی ہی کتابوں سے عبارتیں نقل کی گئی ہیں، وہ بالکل اصل کے مطابق ہیں۔ ایک عبارت بھی غلط ثابت کردینے پر پانچ سو روپے انعام۔

خاک سار

حافظ عبد اللہ

دوکان دار، قصبہ بھوج پور، ضلع مرادآباد

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

مکرم و معظم جناب مولوی صاحب زاد کرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم لوگ اب تک علمائے دیوبند کے متعلق سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت متبع سنت متقی و پرہیز گار ہیں۔ شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کے لیے تبلیغ و ہدایت کرتے ہیں۔ ان کے ظاہری طرزِ عمل سے بھی اُن کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت، عامل شریعت اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید کہتا ہے کہ علمائے دیوبند کی یہ سب باتیں نمائشی ہیں۔ ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلافِ حق اور خلافِ شرع اور محمد ابن الوہاب نجدی سے ملتے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لیے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں۔ مسلمانوں میں اپنا اعزاز واقتدار قائم کریں ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں۔

علمائے دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں۔ اپنی کتابوں میں حضور کے لیے بہت نامناسب الفاظ استعمال کیے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے۔ امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں۔

اس قسم کے ان کے بہت سے اقوال انھیں کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے اور غلطی سے اگر ایسا ہوا بھی تھا تو توبہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کر لیتے مگر نہ توبہ کی نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کیں بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرزِ عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے۔ اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپوانے اور اشاعت کرنے کے جلا دیتے اور توبہ کر لیتے۔

زید کے اس بیان سے ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہوں لہٰذا، اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

زید نے جو جو باتیں علمائے یوبند کے متعلق بیان کی ہیں، اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو بھی اسی بات پر آمادہ کریں گے اور اگر زید کا یہ بیان غلط ہے اور یہ باتیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو برادری اور پنچایت کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدے کے مطابق پانچ سو روپیہ بھی اس سے وصول کریں گے۔

لہٰذا، اس کی تحقیق کے لیے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں۔ امید کہ ہر سوال کا جواب نمبروار علمائے دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے تا کہ مسلمان بآسانی سمجھ کر صحیح نتیجے پر پہنچ سکیں۔

سائلین

ملا عبدالمجید پیش امام جامع مسجد، حکیم عبدالمجید، حافظ عبدالمجید، محمد صدیق نمبردار، نذیر احمد چودھری، ساکنان قصبہ بھوج پور، ضلع مرادآباد

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حامدًا للہ رب العٰلمین و مصلیا علیٰ حبیبہ سید المرسلین

مکرمان بندہ.....وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل ہے، وصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علماے دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک کا حوالہ نمبر وار انھیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں۔

لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتادوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علماے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی جو اِس ثبوت کے لیے کافی ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم وتوقیر کریں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سوالات وجوابات مع حوالہ نمبر وار

سوال (۱) کیا علمائے دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق ہے؟ اگر ان کے عقیدے میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے تو وہ کون ہے؟

جواب (۱) ہاں علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربیِ خلائق ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۱) مرثیہ رشید احمد صاحب مصنفہ مولوی محمود حسن ص ۱۲ پر ہے۔

خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

تنبیہ: اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ شاید ضرورتِ شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے۔ یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی۔ کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال (۲) وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلا دیے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا۔ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب (۲) ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیر کی مسیحائی دِکھاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ نمبر (۲) مرثیۂ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن، ص: ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اِس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

تنبیہ: واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی کیوں کہ جو کام عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دِکھایا۔ مردے جلانے میں تو برابر ہی تھے مگر زندوں کو موت سے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بچالیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے، جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دِکھائی جاتی ہے۔ اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے ع

اِس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

مسلمانو! انصاف کرو، کیا اِس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے۔

سوال (۳) کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں، علمائے دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجیے؟

جواب (۳) مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں۔ چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۳) مرثیہ رشید احمد صاحب، ص:۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا اُن کے لقب ہے یوسف ثانی

تنبیہ: کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین وجمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنادِیے۔ گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانا۔ واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔

مسلمانو! غور کرو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اس کے رسول دونوں پر ہاتھ صاف کر دیا۔

سوال (۴) علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب (۴) علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں، جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے:

حوالہ نمبر (۴) مرثیہ رشید احمد، ص:۶

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعل ہُبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

سوال (۵) کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں؟

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وہ کون سی جگہ ہے، کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے؟

جواب (۵) ہاں عارف لوگ کعبۂ معظّمہ جا کر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۵) مرثیہ رشید احمد، ص: ۱۳

پھرے تھے کعبے میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

تنبیہ: کعبۂ معظّمہ جو بیت اللہ (خانۂ خدا) ہے۔ اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ ہی کی دھن لگی ہوئی ہے۔ اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا ہے؟

سوال (۶) دونوں جہان کی حاجتیں کس سے مانگیں، روحانی اور جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب (۶) روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں اُنھیں سے طلب کرنا چاہیے، اُن کے سوا کوئی حاجت روا نہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۶) مرثیہ رشید احمد، ص: ۱۰

حوائج دین ودنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجاتِ روحانی وجسمانی

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص: ۶ پر ہے "سو غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے۔" اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہان کی حاجتیں اُنھیں سے مانگ رہے ہیں، قبلۂ حاجات انھیں کو کہہ رہے ہیں لہٰذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو کیا کہتے ہو؟

سوال (۷) بلا استثنا سارے جہان کا مخدوم کون ہے اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے؟ علمائے دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جواب (۷) سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انھیں کی اطاعت کرتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ نمبر (۷) مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے ہی صفحہ پر ہے "مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔"

سوال (۸) وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی حکم بھی علماے دیوبند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضائے مبرم ہے؟

جواب (۸) ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں۔ ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا۔ اس لیے کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے:

حوالہ نمبر (۸) مرثیہ رشید احمد، ص: ۳۱

نہ رُکا پر نہ رُکا پر نہ رُکا پر نہ رُکا
اُس کا جو حکم تھا، تھا سیفِ قضائے مبرم

فائدہ: واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا اور ٹلتا کیسے، مربی خلائق تھے کوئی مذاق تھے؟ اور عقیدت مند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا۔ اس سے زیادہ عقیدت مندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے کوے کھانے کا حکم دیا تو علماے دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مربی خلائق کا حکم ہے، آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا اور کوے کھانے لگے۔

سوال (۹) وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ ہے۔

جواب (۹) وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ انھیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۹) مرثیہ رشید احمد، ص: ۶

زمانے نے دیا اسلام کو داغ اُس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغاے مسلمانی

تنبیہ: مولوی رشید احمد صاحب کی غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جو اُن کا غلام بنا، اسی کو یہ تمغہ ملا، اور جس نے ان کی غلامی نہ کی اس تمغے سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین اور ائمۂ مجتہدین و اولیائے کاملین کو مولوی رشید احمد کا غلام مانتے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوں گے یا اُن تمام مقبولانِ خدا کو مسلمانی کے تمغے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال (۱۰) کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو؟

جواب (۱۰) ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۱۰) مرثیہ رشید احمد، ص:۱۶

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

فائدہ: ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ''مرثیۂ رشید احمد'' کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر مبلغ پانچ سو روپے انعام۔

مسلمانو! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک اور بدعتی کون ہیں۔ دیکھو علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں، بانی اسلام کا ثانی جانتے ہیں، یعنی دوسرا خدا۔ مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے ہیں، کعبے میں پہنچ کر بھی پیر ہی کا در گنگوہ تلاش کرتے ہیں۔ بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں۔ ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں۔ اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بتاتے ہیں۔ مسلمانو! للہ انصاف کرو اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست ہیں یا پیر پرست؟ موحد ہیں یا مشرک؟

سوال (۱۱) کیا رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں یا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی کو بھی رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں؟

جواب (۱۱) رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مخصوصہ نہیں بلکہ علمائے ربانیین (علمائے دیوبند) کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حوالہ نمبر (۱۱): فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص: ۱۲

''لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیا وانبیا اور علمائے ربانیین (علمائے دیوبند) بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں عالی ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔
فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔''

فائدہ: علمائے دیوبند کے نزدیک چوں کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ للعالمین کہنا درست ہے۔ لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ للعالمین ہوئے اسی لیے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے پر ثواب مقرر کر دیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لیے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لیے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو نمبر (۲۰)

سوال (۱۲) علمائے دبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب (۱۲) لکھنا تو در کنار، اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا، زمیں میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۱۲) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص: ۱۰۳

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا۔ فقط

الجواب: ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ فقط

تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور کرو، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال (۱۳) علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدانِ کربلا

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے مرثیہ کی طرح اس کو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب (۱۳) علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔ شہیدانِ کربلا رضی اللہ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانا یا زمین میں دفن کرنا نہیں چاہیے۔

حوالہ نمبر (۱۳) کیوں کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدتِ دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے۔ شہیدانِ کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں۔ عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

سوال (۱۴) ماہِ محرم میں ذکرِ شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے ساتھ بیان کرنا، سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت یا دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب (۱۴) صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے۔ سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۱۴) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص: ۱۱۴

"محرم میں ذکر شہادتِ حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ فقط"

تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور سے سنو! یہ تو سب حرام مگر ہولی دیوالی کہ کفار کے آتش پرستی کے دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں بھیجیں وہ سب درست ہے، ملاحظہ ہو۔

سوال (۱۵) ہندو اپنے تیوہار ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری یا، اور کچھ کھانا بطورِ تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے؟ یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طرح علماے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے؟

جواب (۱۵) ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے۔ محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علماے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۱۵) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص: ۱۰۷

"مسئلہ: ہندو تیوہار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطورِ تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد وحاکم ونوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔ فقط"

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو، علماے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجود یہ کہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتارہے ہیں مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرمارہے ہیں۔ اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہوجائے وہ تو نادرست اور حرام ہوجائے مگر ہولی، دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کے ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا، اور محرم کے شربت اور دودھ بھی حرام بتانا یا تو ہولی دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کے باختہ عشق در شب دیجور

سوال (۱۶) جو شخص صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے وہ علماے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب (۱۶) صحابہ کو کافر کہنے والا علماے دیوبند کے نزدیک سنت وجماعت سے خارج نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ نمبر (۱۶) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص: ۱۱

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

''جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔''

تنبیہ: کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہل سنت سے خارج بلکہ حضرات ابوبکر صدیق وعمر فاروق کی شان میں تبرا کرنے والے کو فقہاے کرام نے کافر لکھا مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسے سخت تبرا کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔ بعض عقیدت مند طرف داری میں یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے، ہوگا کہ جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے مگر یہ محض غلط ہے، اس لیے کہ فتاویٰ رشیدیہ کئی بار چھپا ہے۔ مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے۔ اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپہ میں ہوتی، دو میں ہوتی۔ ہر کتاب میں، ہر چھاپہ میں یہی عبارت ہے۔ علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ ۱۰ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ ''جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ فقط'' اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت وجماعت سے خارج نہیں ہوتا، پھر کاتب کی غلطی کیسے ہوسکتی ہے؟

مولوی رشید احمد صاحب کی یہ پچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال (۱۷) علما کی توہین وتحقیر کرنے والا بھی علماے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب (۱۷) علما کی توہین کرنے والے کا سنت جماعت سے خارج ہونا تو درکنار ایسا شخص تو علماے دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ نمبر (۱۷) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص:۱۶

''علما کی توہین وتحقیر کو چوں کہ علما نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔''

فائدہ: یہ بات قابل غور ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات، سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا اور علما کی توہین کرنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج کرکے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ سوائے اس

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چوں کہ خود عالم ہیں لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے۔ صحابہ سے کیا مطلب، کیا غرض، اُن کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے، اپنا کیا بگڑتا ہے۔

سوال (۱۸) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ نہیں لہٰذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلافِ شرع نہ ہو۔ ایسی محفل میلاد شریف بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

جواب (۱۸) مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلافِ شرع نہ ہو، قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۱۸) فتاویٰ رشدیہ حصہ دوم، ص: ۸۳

سوال: انعقادِ مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں؟

الجواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فائدہ: محفل میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلقاً حرام ہے۔ اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں، جبھی تو کہا ہر حال ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں ان کو فتاویٰ رشیدیہ دِکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا؟ جائز کہنے والا کون ہے؟ تمہارے نزدیک اگر مولوی رشید احمد صاحب کا فتویٰ صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے ناجائز کو جائز کہا اور تمہارا قول صحیح ہے تو مولوی رشید احمد صاحب پر حکم لگاؤ کہ انھوں نے جائز کو ناجائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسنا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا، کچھ بھی ہو مسلمان دام میں پھنسے۔

سوال (۱۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ماننا کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

والے کا علماے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب (۱۹) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔ ایسا عقیدہ والے کا علماے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

حوالہ نمبر (۱۹) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص:۱۰

"یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا، صریح شرک ہے۔ فقط"

فائدہ: مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں کے لیے علمِ غیب ثابت کرتے ہیں۔ اب اے دیوبندیو! بولو! گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال (۲۰) یہ مشہور کوا، جو بستیوں میں پھرتا ہے، نجاست بھی کھاتا ہے عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں مگر ہم نے سنا ہے کہ علماے دیوبند کے نزدیک یہ کوا حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب (۲۰) دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلاشبہ جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیوبند کے نزدیک اس کوے کا کھانا ثواب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۲۰) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص:۱۴۵

"سوال: جس جگہ زاغِ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا، یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط۔"

فائدہ: مولوی رشید احمد پیشواے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کوا کھانا ثواب ہے مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں۔ کارِ ثواب میں شرم نہیں چاہیے بلکہ بالاعلان کوا کھانا چاہیے۔ مفت میں ہم خرما وہم ثواب، مرغ تو مباح ہی ہے مگر کوا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علماے دیوبند کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دعوت میں کواہی پیش کرنا چاہیے تا کہ ہم خرما وہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال (۲۱) کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے؟

جواب (۲۱) ہاں، وہ کتاب مولوی اسماعیل دہلوی کی ''تقویۃ الایمان'' ہے۔ اس کا رکھنا دیوبندی مذہب میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے:

حوالہ نمبر (۲۱) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص: ۵۰

''اس کا (یعنی تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔''

فائدہ: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے، جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو کم از کم پنچانوے فیصدی مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہل سنت کو مشرک بناتے بناتے انھوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اُس کتاب کو جنھوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لیے یہ بے شک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں کیوں کہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

سوال (۲۲) علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں؟

جواب (۲۲) اعلیٰ درجہ کے دین دار اور متبع سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حوالہ نمبر (۲۲) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، ص:۱۱

"اس وقت اوران اطراف میں وہابی متبع سنت اور دین دار کو کہتے ہیں۔"

فائدہ: پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑھتے ہیں؟ کیا دین دار اور متبع سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے؟

سوال (۲۳) ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے؟ اس کو کیسا جانتے ہیں؟

جواب (۲۳) بہت اچھا عمدہ آدمی متبع سنت عامل بالحدیث تھا، نہایت پابند شرع اعلیٰ درجہ کا مبلغ، شرک وبدعت کا مٹانے والا۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

حوالہ نمبر (۲۳) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص:۷۹

"سوال: عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

الجواب: محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا، سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا، بدعت وشرک سے روکتا تھا، مگر تشدید اُس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

فائدہ: علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں۔

نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا، اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا، عقائد میں دونوں ایک ہی رہے۔

سوال (۲۴) علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم کیسے شخص ہیں؟

جواب (۲۴) مولوی اسماعیل دہلوی اعلیٰ درجے کے متقی پرہیزگار شہید ولی اللہ تھے۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حوالہ نمبر (۲۴) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص:۴۹

"ان أولیاؤہٗ الا المتقون۔ کوئی نہیں اولیا حق تعالیٰ کا، سوائے متقیوں کے، بموجب اس آیت کے مولوی اسماعیل ولی ہوئے۔"

اس کے بعد حدیث سے مولوی اسماعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔

فائدہ (۲۴) عقیدت اسی کو کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے مولوی اسماعیل کو ولی وشہید بناڈالا مگر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کے لیے کبھی ایسی تکلیف گوارانہ ہوئی۔ ان کی گیارہویں اور فاتحہ کو بھی شرک وبدعت کہتے کہتے عمر گزاردی۔

سوال (۲۵) جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی ولایت وشہادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہوں گے؟ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے۔

کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسماعیل نے کسی کتاب میں ایسا لکھا ہے؟

جواب (۲۵) مولوی اسماعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کو رکھنا، اور ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر (۲۱) میں گزرا۔ اور یہ بات صحیح ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں حضورِ اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور حضور کا خیال چوں کہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے لہٰذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۲۵) صراطِ مستقیم، ص:۸۶

"صرف ہمت بسوے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود ونہ تعظیم بلکہ مہمان ومحقری بود وایں تعظیم واجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود میشود بشرک میکشد۔"

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سوال (۲۶) جب علماے دیوبند کے نزدیک اسماعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس لیے کہ نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے۔ نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے، اس میں بھی حضور کی تعریف وتوصیف اور ذکر ہے، خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اُس وقت تو ضرور آپ کا خیال آتا ہے۔ تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسماعیل دہلوی کو مانتا ہے، نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب (۲۶) واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے لہٰذا، التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا تو ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں: تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسماعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز؟ اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقیناً کفر ہوا، پھر کیسی نماز؟ کیوں کہ نبی کی حقارت کفر ہے۔ اب اس کفر وشرک سے بچنے کے لیے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہ ہوگی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اسماعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسماعیل کے مذہب پر تو کسی صورت میں نماز ہوگی ہی نہیں۔ البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر وشرک سے بچ جائے۔

فائدہ کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہوسکتی۔ وجہ یہ ہے کہ "صراط مستقیم" کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیوں کہ حضور کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے، یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال (۲۷) ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک و کفر بتاتے ہیں اور کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی اس کو بھی شرک و کفر جانتے ہیں۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو میرا کام ہو جائے گا، اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب اِن باتوں کو شرک و کفر کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے۔ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرف علی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بتا کر کروڑوں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیں۔ لہٰذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔

جواب (۲۷) بلاشبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو، کسی کے سامنے جھکنے کو، سہرا باندھنے کو، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہیں تو فلاں کام ہو جائے گا، ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنی کتاب ''بہشتی زیور'' کے پہلے ہی حصے میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۲۷) بہشتی زیور حصہ اول، ص ۴۵ پر ہے:

> کفر و شرک کی باتوں کا بیان۔ اسی میں ہے ''کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہوگئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا۔ اسی میں ص: ۴۶ پر ہے: سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلانا کام ہو جاوے گا۔''

فائدہ: جب یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صاحب کے نزدیک کافر و مشرک ہوئے۔ یعنی جس نے مراد مانگی وہ کافر و مشرک۔ کسی کو دور سے پکارا اور یہ سمجھ لیا کہ اسے خبر ہوگئی وہ کافر و مشرک۔ جس نے یہ کہا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا وہ کافر و مشرک۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے۔ ان میں سے تم نے کوئی بات کی تو نہیں؟ اگر ان میں سے ایک بھی بات تم سے ہوئی ہے، تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و مشرک ہو۔ تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و مشرک ہی ہو۔ میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے پانچ فی صد پانچ مسلمان نکلیں گے اور پنچانوے فی صد مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین تیار کی ہے جس نے تقریباً پنچانوے فی صد مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں۔

تذکرۃ الرشید، ص: ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے:

رشید احمد بن ہدایت احمد، بن پیر بخش، بن غلام حسن، بن غلام علی اور

مادری نسب یہ ہے: رشید احمد بن کریم النساء، بنت فرید بخش بن غلام قادر، بن محمد صالح، بن غلام محمد۔

غور کیجیے کہ گنگوہی صاحب کے دادا نانا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک۔ اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی صاحب ان کے نزدیک کیا ہیں؟

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے ایسا کیوں کیا مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی مختصر جماعت کے ساری دنیا کے مسلمان ان کے نزدیک کافر و مشرک ہیں۔ لہٰذا یہ ان کے عقیدے کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

كما وقع في زماننا في أتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا أنهم هم المسلمون وأن من خالف اعتقادهم مشركون، واستباحوا بذالك قتل أهل السنة وقتل علماء هم حتى كسر الله شوكتهم، وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث وثلاثين ومأتين وألف۔ (ردالمحتار، ج:۳، ص:۳۱۹)

یعنی جیسا ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین میں واقع ہوا جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انھوں نے اہل سنت اور ان کے علما کا قتل جائز سمجھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کیے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۳۳ھ میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ہی جانتے ہیں اور علماے دیوبند نجدیوں، وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علماے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے۔ اس کو متبع سنت، عامل بالحدیث، شرک و بدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳۔

نتیجہ یہ نکلا کہ علماے دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں اور انہی نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں جو مسلمانان اہل سنت و علماے اہل سنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لیے اور مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے اہل سنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہل سنت لکھنے لگے، مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے؟ مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علمائے دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں، ہرگز اہل سنت نہیں بلکہ اہل سنت کے دشمن، ان کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خون کے پیاسے ہیں۔

خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والا کون ہے، اس سے کیا تعلق رکھنا چاہیے۔

فائدہ: مولوی اشرف علی صاحب نے عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا ہے جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گزرا، اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ''شمائم امدادیہ'' میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ کو عبادِ رسول کہہ سکتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے۔ یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں، اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبدالنبی نام رکھنا جائز ہوا حالاں کہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔

مسلمانو! بتاؤ، جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبدالنبی نام رکھنا شرک ہوا۔ اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے؟ پیر و مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ، کیا بتاؤ گے؟ یہ بدذات وہابیت کے کرشمے ہیں۔ ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال (۲۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے؟ کیا علمائے دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب (۲۸) علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں لکھا ہے، ملاحظہ ہو۔

حوالہ نمبر (۲۸) حفظ الایمان، ص: ۸

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

فائدہ: اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل اور بعض۔ کل کو تو بعد میں عقلاً و نقلاً باطل کیا، اور نہ حضور کے لیے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سخت توہین ہے۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرف داری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرف داری ہے، اس لیے کہ اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کے لیے بول دی جائے اور یوں کہا جائے کہ

"مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

تو یقیناً وہ طرف دار لوگ بھی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہے۔ حالاں کہ بالکل وہی عبارت جو اشرف علی صاحب نے حضور کے لیے لکھی ہے، صرف نام کا فرق ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔

مسلمانو! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو، وہی عبارت حضور کے لیے بولی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرف دار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین نہ ہو۔ غضب ہے، حیرت ہے۔ اس طرف داری کی کوئی انتہا ہے؟ نبی کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مقابلے میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرف داری!۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت　　کہ باکے باختہ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ اس عبارتِ حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ اسی وجہ سے آج تک علمائے اہل سنت کے مقابلے میں مناظرہ کے لیے آنے تک کی بھی تاب نہ لا سکے۔ شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرف داری میں کچھ اچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں۔ کریں تو کیا کریں، اس لیے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی طرف داری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت ورسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟ مولا تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔ آمین

سوال (۲۹) کیا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب (۲۹) ہاں، علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا بانی (نام نہاد) مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۲۹) تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم، ص: ۵

"انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بہ ظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

فائدہ: مسلمانو! یہ ہے عقیدہ علمائے دیوبند کا کہ عمل میں نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے۔ عمل میں امتی کو نبی کے برابر کرتے ہیں بلکہ بڑھاتے ہیں۔ انھوں نے علم میں فضیلت دی تھی مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا۔ کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں جانوروں کو بھی ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ ۲۸۔

سوال (۳۰) علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زیادہ ہے، یا شیطان کا، حضور کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن کا؟

جواب (۳۰) علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کا علم زیادہ ہے اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اور حضور کی وسعت علم کے لیے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر (۳۰) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، ص:۵۱

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل، محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب ومولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو شرک کہا مگر اسی شرک کو شیطان کے لیے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور سے ایسی عداوت۔ اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضور کے لیے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے وہ شیطان کے لیے کیسے ایمان ہوسکتا ہے اور وہ بھی نص سے، یعنی قرآن وحدیث سے! کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے؟ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو! انصاف کرو، اور بلا رعایت کہو کیا اِس میں حضور کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرف دار شخصیت پرست نہ مانے تو اسی کو کہو کہ، او علم میں شیطان کے برابر! یا تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے۔ دیکھو، جامے سے باہر ہو جائے گا، حالاں کہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے۔

مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس نے کسی مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے علم میں زیادہ کہا، وہ شخص کافر ہے۔ شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

من قال فلان أعلم منه ﷺ فقد عاب ونقصه فهو ساب۔

ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے، اس نے حضور کو عیب لگایا اور حضور کی تنقیص کی، وہ حضور کو گالی دیتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے، پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے۔

فائدہ: مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور کے لیے وسعتِ علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے وہ علم ذاتی ہے اور ذاتی علم حضور کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہوگئی۔ یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہوسکتا تھا جب ان کے خصم حضور کے لیے علم ذاتی ثابت کرتے۔ جب مقابل علم عطائی ثابت کررہا ہے تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنوں کی بڑ ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لیے ثابت مانا ہے، اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے لہٰذا، اگر حضور سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کے لیے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں گے۔ غرض کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنون و مشرک بنا دیا۔ یہ حضور کی توہین کا وبال ہے کہ طرف داری کی جاتی ہے تب بھی مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے توبہ کریں اور حضور ﷺ کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور کے مقابلے میں کسی کی طرف داری کام نہ آئے گی۔

فائدہ: مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیا علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا، اور امتیوں کو عمل میں انبیا سے بڑھایا جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گزرا، اور مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم میں شیطان کو بڑھایا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۳۰ میں گزرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہوکر انبیا علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

علیہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔

مسلمانو! آنکھیں کھولو، انصاف کرو، علمائے دیوبند کی حقیقت پہچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول، اپنے نبی، اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اِس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بے زاری بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا، یا اُس کو اچھا کہنے والوں، اس کو ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہوسکتا۔ تمھیں فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی اگر ایمانی غیرت نہ آئے اور گستاخ کی طرف داری اور حمایت میں بے جا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے؟ واقعی ایسے گستاخ کی طرف داری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

برادرانِ اسلام کی خدمت میں مخلصانہ گزارش

برادرانِ اسلام! پیارے بھائیو! دنیا چند روزہ ہے، اس کی راحت و مصیبت سب فنا ہونے والی ہے۔ یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں۔ بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کام آنے والے ہیں۔ سفر آخرت کی پہلی منزل قبر ہے۔ اس میں منکر نکیر آ کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے؟ اسی کے ساتھ نبی کریم ورؤف ورحیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں: ما تقول فی ھٰذا الرجل۔ یعنی حضور کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں کہ اِن کی شان میں کیا کہتا ہے؟ گر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے عقیدت و محبت ہے تو جواب دیتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان پر تو ہماری عزت و آبرو، جان و مال سب قربان۔ اس شخص کے لیے نجات ہے۔ اور اگر حضور سے ذرّہ برابر کدورت ہے، دل میں آپ کی عظمت و محبت نہیں ہے، جواب نہیں دے سکے گا، یہی کہے گا، میں نہیں جانتا، لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا، اس پر سخت عذاب اور ذلت کی مار ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

معلوم ہوا کہ حضور کی محبت مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور سے محبت رکھتے ہیں، آپ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعویٰ کے لیے دلیل چاہیے اور ہر کامیابی کے لیے امتحان ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کریں۔ ایسے لوگوں سے نفرت اور بے زاری ظاہر کریں، اگرچہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں، بڑے سے بڑے مولانا، پیر و استاد ہی کیوں نہ ہوں لیکن جب انھوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا اُن سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد بھی ان کی عزت، ان کا احترام کرے اور اپنی رشتہ داری یا اُن کی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بے زاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ناکامیاب ہے۔اس شخص کو حقیقۃً حضور کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے۔اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت وعظمت،ان سے میل محبت کے کیا معنی؟

خوب یاد رکھو! پیر اور استاد مولوی اور عالم کی جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی عزت اور اس سے کیسا تعلق؟ اس نے تو خود حضور سے اپنا تعلق قطع کر لیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا۔

اے مسلمان! تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت پر مر مٹنے،ان کی محبت میں اپنی جان و مال،عزت وآبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت،ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے۔غور کرو،کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سن کر حرارت نہ آجائے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سن کر خاموش ہو جائے،اس گستاخ سے نفرت و بے زاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنیٰ میں امتی نہیں بلکہ ایک زبانی دعویٰ کرتا ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں۔

اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوالِ گستاخانہ ضمناً آگئے ہیں،مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقتِ ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے؟ بلا رعایت اور بغیر طرف داری کے کہنا،اور یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت و مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ نبی کے مقابلہ میں نبی کے گستاخ کی طرف داری و رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا محمد و اٰله و أصحابه أجمعین برحمتك یا أرحم الراحمین۔

خاکسار عبد العزیز

خادم الطلبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور،ضلع اعظم گڑھ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ISBN 01-89201-33-9
9 780 89 201337
Rs. 30/-

RAZAVI KITAB GHAR
423, MATIA MAHAL, JAMA MASJID, DELHI-6
Phone : 011-23264524, Mob.: 9350505879
E-mail : razavikitabghar@gmail.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar